ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY



AIOU LIBRARY

Name:

Registration No.:

Course Code: 1975

Program: BS Islamic Studies

Semester: Autumn 2026

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ ــــ شعبہ قرآن وتفسیر

کورس: ترجمہ قرآن-1 (1975)

سطح: بی ایس علوم اسلامیہ (تخصص قرآن وتفسیر) ــــ بی ایس علوم اسلامیہ (ODL موڈ)

سمسٹر: خزاں 2026ء

امتحانی مشق نمبر 2 (یونٹ نمبر: 6 تا 9)

کل نمبر: 100 ــــ کامیابی کے نمبر: 50

Reference &For Study — SOLVED ASSIGNMENT GUIDE

نوٹ: یہ حل شدہ گائیڈ صرف مطالعہ اور رہنمائی کے لیے تیار کی گئی ہے۔ طلبہ سے گزارش ہے کہ وہ نصابی کتاب کے متعلقہ یونٹس کا مطالعہ کر کے مفاہیم کو اچھی طرح سمجھیں اور امتحانی مشق اپنے الفاظ اور اپنے اندازِ تحریر میں لکھیں، کیونکہ ہو بہو نقل کی گئی مشق قواعد کے مطابق قابلِ قبول نہیں ہوتی۔ شفافیت کے دو اہم نوٹ: (1) اس مشق کے ہر سوال میں آیات کا بہت بڑا حصہ مانگا گیا ہے، اس لیے ہر جواب میں حصے کا تعارف، موضوعاتی تقسیم کا جدول، اہم عربی الفاظ کا لفظی ترجمہ بذریعہ جدول اور پوری ترتیب کے ساتھ موضوع وار بامحاورہ مفہوم دیا گیا ہے؛ مکمل آیت بہ آیت لفظی ترجمہ لکھتے وقت نصابی کتاب اور کسی مستند مطبوعہ ترجمے کو سامنے رکھیں، اس گائیڈ میں عربی متنِ آیات نقل نہیں کیا گیا۔ (2) سوال نمبر 5 میں کتابی پرچے میں سورۃ النساء کی آیت نمبر 176 تا 200 درج ہے، حالانکہ سورۃ النساء کی کل آیات ہی 176 ہیں، اس لیے آیت 177 تا 200 اس سورت میں موجود ہی نہیں۔ سوال نمبر 5 کے جواب میں اس نکتے کو واضح طور پر درج کر کے صرف آیت 176 کا مکمل ترجمہ و مفہوم دیا گیا ہے اور کوئی آیت یا ترجمہ گھڑا نہیں گیا؛ طالب علم چاہے تو اپنے نگران سے اس حد کی تصدیق کر لے۔

طریقہ کار: ہر جواب تعارف، ذیلی عنوانات کے تحت مفصل بحث، جدول اور اختتام پر مشتمل ہے۔ لفظی ترجمے سے مراد ہر عربی لفظ کے سامنے اس کا اردو معنی لکھنا ہے، جبکہ بامحاورہ ترجمے سے مراد اس مفہوم کو رواں، سلیس اردو جملے میں ادا کرنا ہے۔ طالب علم پہلے لفظی ترجمے سے الفاظ و تراکیب سمجھے، پھر بامحاورہ مفہوم کو اپنے الفاظ میں تحریر کرے۔

کورس کا تعارف اور اس مشق کا جائزہ

امتحانی مشق نمبر 2 میں یونٹ نمبر 6 تا 9 شامل ہیں: سوال 1 میں آل عمران آیات 101 تا 140، سوال 2 میں آل عمران آیات 152 تا 192، سوال 3 میں النساء آیات 01 تا 35، سوال 4 میں النساء آیات 47 تا 175، اور سوال 5 میں النساء آیات 76 تا 20 دیا ہے حالانکہ النساء کی کل آیات ہی 176 ہیں، اس لیے سوال 5 میں صرف آیت 176 موجود ہے، یہ نکتہ سوال 5 کے جواب اور اس گائیڈ کے ابتدائی نوٹ میں واضح کر دیا گیا ہے۔ ہر سوال کے نمبر 20 اور کل نمبر 100 ہیں جبکہ کامیابی کے نمبر 50 ہیں۔ درج ذیل خاکے میں ہر سوال کی طبع شدہ حد میں واقعاً موجود آیات کی تعداد دکھائی گئی ہے، اسی لیے سوال 5 کے سامنے صرف 1 درج ہے۔ نام خاکے میں تکنیکی ضرورت کے تحت انگریزی رسم الخط میں لکھے گئے ہیں۔

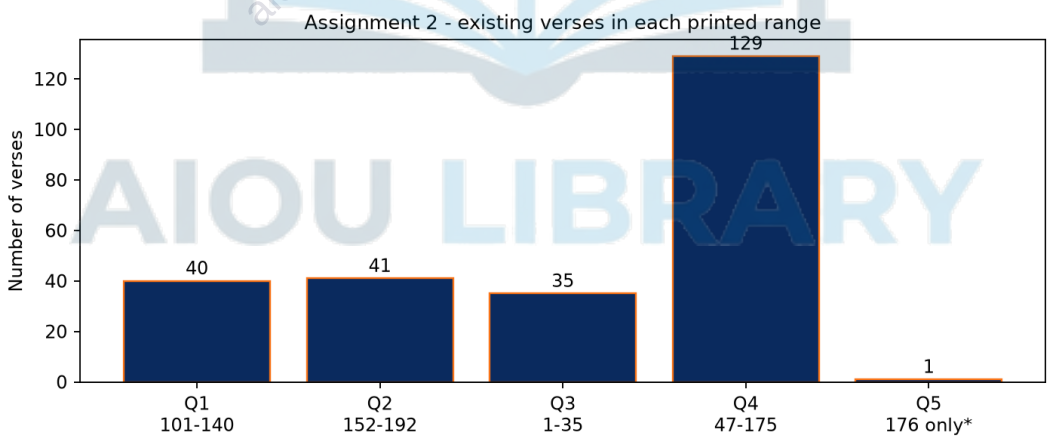

خاکہ 1: امتحانی مشق نمبر 2 کے ہر سوال میں واقعاً موجود آیات کی تعداد (سوال 5 میں صرف آیت 176 موجود ہے)

سوال نمبر1 (20نمبر)

سوال: سورۃ آل عمران کی آیت نمبر101 تا140 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) وبامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔(20نمبر)

تعارف

آیت نمبر101 تا140 سورۃ آل عمران کا مرکزی اجتماعی حصہ ہے۔ اس میں اللہ سے مضبوط تعلق یعنی اعتصام باللہ، تقویٰ کا حق ادا کرنا، اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام کر تفرقے سے بچنا، امت کا خیر کی دعوت دینے والا گروہ بننا، امتِ خیر کی حیثیت و ذمہ داریاں، غیر قوموں کو راز دار بنانے کی ممانعت، غزوہ بدر کی یاد دہانی، غزوہ احد کا آغاز اور اس کی آزمائش کا قانون، سود کی ممانعت، جنت کی طرف سبقت اور متقین کی صفات جیسے مضامین آتے ہیں۔ یہ حصہ اجتماعی زندگی کا منشور ہے، کیونکہ اس میں ایمان صرف انفرادی عقیدہ نہیں بلکہ اتحاد، دعوت، صبر اور باہمی اعتماد کی صورت میں پیش ہوا ہے۔ لفظی ترجمے میں حبل اللہ، اعتصام، خیر امت، اولیاء، کنتم جیسی تراکیب کو سیاق سے سمجھنا ضروری ہے۔ اس جواب میں تقسیم و الفاظ کے جدولوں کے بعد آیات 101 تا120، 121 تا132 اور 133 تا140 کا بامحاورہ مفہوم مکمل ترتیب کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ اور موضوعاتی تقسیم

حبل کا لفظی معنی رسی ہے اور حبل اللہ سے مراد اللہ کا دین، اس کی کتاب اور اس سے جڑنے کا وسیلہ ہے جسے سب مل کر مضبوطی سے تھامنے کا حکم دیا گیا۔ اعتصام کا معنی مضبوطی سے تھام کر حفاظت حاصل کرنا ہے۔ تفرقہ کا معنی الگ الگ گروہوں میں بٹ جانا ہے جس سے اسی لیے منع کیا گیا کہ اہل کتاب بینات آ جانے کے بعد اسی تفرقے اور اختلاف کی وجہ سے تباہ ہوئے تھے۔ خیر امت کا مفہوم بہترین امت ہے جس کی پہچان امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور اللہ پر ایمان قرار پائی۔ بطانہ کا معنی اندرونی راز دار اور قریبی مشیر ہے، آیت 118 میں غیر لوگوں کو بطانہ بنانے سے منع کیا گیا ہے۔ ایام کی گردش کا محاورہ آیت 140 میں آیا ہے کہ اللہ ایام کو لوگوں کے درمیان پھیرتا رہتا ہے، یعنی فتح و

شکست اور خوشی و غم کی حالتیں بدلتی رہتی ہیں۔ یہ اصطلاحات ذیل کے جدول میں دی گئی ہیں، انہیں ذہن میں رکھ کر لفظی ترجمہ کریں تو تراکیب کے مفاہیم خود بخود کھلتے جائیں گے۔

جدول 1: آیت 101 تا 140 کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ

عربی لفظ	لفظی اردو معنی	سیاق میں مفہوم
اِعْتِصَامٌ	مضبوطی سے تھامنا	اللہ کو مضبوط تھامنے والا سیدھے راستے پر
حَبْلِ اللّٰہِ	اللہ کی رسی	دین و کتاب سے اجتماعی وابستگی کا استعارہ
لَاتَفَرَّقُوْا	الگ الگ نہ ہو جاؤ	تفرقے سے ممانعت، اتحاد کا حکم
خَيْرَ اُمَّةٍ	بہترین امت	امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی شرط کے ساتھ
بِطَانَةً	راز دار، اندرونی مشیر	غیر کو بطانہ بنانے کی ممانعت
نُدَاوِلُهَا	ہم انہیں پھیرتے ہیں	ایام کی گردش، حالات کا بدلنا اللہ کے قانون سے
شُهَدَاءَ	گواہ، شہید	اللہ ایمان والوں میں سے شہد ا بنانا چاہتا ہے
الْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ	غصہ پی جانے والے	متقین کی صفات میں نمایاں اخلاقی وصف

جدول 2: آیت 101 تا 140 کی موضوعاتی تقسیم

موضوع	آیات
اعتصام باللہ، تقوی، حبل اللہ، خیر کی دعوت والی امت اور خیر امت	101 تا 110

اہل کتاب کا مختصر ضرر، بعض اہل کتاب کی خیانت و خیر، بطانہ کی ممانعت	111تا120
غزوہ احد کی ابتدا، دو گروہوں کا ارادہ، بدر کی مدد اور فرشتوں کی بشارت	121تا129
سود کی ممانعت، جنت کی سبقت، متقین کی صفات اور آزمائش و گردش ایام	130تا140

بامحاورہ ترجمہ: آیات101 تا120 کا مفہوم

فرمایا گیا کہ تم کفر کی طرف کیسے جاسکتے ہو حالانکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں اور تم میں اس کا رسول موجود ہے، اور جو اللہ کو مضبوطی سے تھام لے وہ سیدھے راستے کی طرف ہدایت پا گیا۔ اے ایمان والو اللہ سے اس طرح ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔ سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ ڈالو، اور اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی بن گئے، اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچا لیا، اللہ اسی طرح اپنی آیات بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیے جو خیر کی طرف بلائے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے، اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو فرقوں میں بٹ گئے اور کھلی دلیلیں آجانے کے بعد اختلاف کرنے لگے، ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ اس دن کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ، جن کے چہرے سیاہ ہوں گے ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے تھے، پس کفر کے بدلے عذاب چکھو، اور جن کے چہرے سفید ہوں گے وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اللہ کی سچی آیات ہیں جو آپ کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور اللہ جہانوں پر ظلم نہیں چاہتا، آسمانوں و زمین کی ہر چیز اللہ ہی کی ہے اور سارے معاملات اسی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔ تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے نکالی گئی ہے، تم نیکی کا حکم دیتے ہو، برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو، اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو ان کے لیے بہتر ہوتا، ان میں ایمان والے بھی ہیں مگر اکثر نافرمان ہیں۔ وہ تمہیں معمولی اذیت کے سوا ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے، اگر تم سے لڑیں گے تو پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے پھر انہیں مدد بھی نہیں ملے گی۔ اہل کتاب سب برابر نہیں ہیں، ان میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو قائم رہنے والی ہے، رات کے اوقات میں اللہ کی آیات پڑھتی اور سجدے کرتی

ہے، اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے، نیکی کا حکم دیتی اور برائی سے روکتی ہے اور نیک کاموں میں سبقت کرتی ہے، یہی لوگ صالحین میں سے ہیں، اور وہ جو بھی بھلائی کریں گے اس کی ہرگز ناقدری نہیں کی جائے گی۔ آگے حکم ہوا کہ اے ایمان والو اپنے سوا دوسروں کو راز دار نہ بناؤ، وہ تمہاری خرابی میں کوئی کمی نہیں کرتے، وہ تمہاری تکلیف چاہتے ہیں، ان کی دشمنی ان کے منہ سے ظاہر ہو چکی ہے اور جو ان کے سینے چھپائے ہوئے ہیں وہ اس سے بھی بڑا ہے۔ تم ان سے محبت رکھتے ہو مگر وہ تم سے محبت نہیں رکھتے حالانکہ تم ساری کتاب پر ایمان رکھتے ہو، اور جب تمہیں کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو ان کا جی برا ہوتا ہے اور جب تمہیں برائی پہنچتی ہے تو وہ اس سے خوش ہوتے ہیں، اور اگر تم صبر کرو اور پرہیز گاری اختیار کرو تو ان کا مکر تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 121 تا 132 کا مفہوم

اس کے بعد غزوہ احد کا منظر بیان ہوا کہ جب آپ صبح اپنے گھر سے نکلے اور ایمان والوں کو لڑائی کے مورچوں پر بٹھا رہے تھے۔ اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ اس وقت تم میں سے دو گروہوں نے ہمت ہارنے کا ارادہ کر لیا تھا حالانکہ اللہ ان کا ولی تھا، اور ایمان والوں کو اللہ ہی پر بھروسا کرنا چاہیے۔ اللہ بدر میں تمہاری مدد کر چکا تھا جب تم کمزور تھے، پس اللہ سے ڈرو تاکہ تم شکر گزار بنو۔ آپ ایمان والوں سے فرما رہے تھے کہ کیا تمہارے لیے یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تین ہزار نازل کیے گئے فرشتوں سے تمہاری مدد کرے، ہاں اگر تم صبر کرو اور پرہیز گاری اختیار کرو اور وہ تم پر اچانک حملہ کر دیں تو تمہارا رب پانچ ہزار نشان والے فرشتوں سے تمہاری مدد فرمائے گا۔ اللہ نے اسے صرف تمہارے لیے خوش خبری اور دلوں کے اطمینان کا ذریعہ بنایا، اور مدد تو صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے جو زبردست اور حکمت والا ہے۔ اس کا مقصد یہ بھی تھا کہ کافروں کا ایک حصہ کاٹ دیا جائے یا انہیں ذلیل کر دیا جائے کہ وہ ناکام لوٹ جائیں۔ پھر فرمایا کہ اس معاملے میں آپ کا کوئی اختیار نہیں، خواہ اللہ ان کی توبہ قبول کر لے یا انہیں عذاب دے کیونکہ وہ ظالم ہیں، آسمانوں و زمین کی ہر چیز اللہ ہی کی ہے وہ جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب دے، اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اس کے بعد سود کی واضح ممانعت آئی کہ اے ایمان والو سود کو دگنا چوگنا بڑھا کر نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم فلاح پاؤ، اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے، اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اس ذیلی حصے کا ربط سمجھنا چاہیے کہ جنگی آزمائش کے ذکر کے درمیان سود کی ممانعت اس لیے آئی کہ معاشی نافرمانی بھی اجتماعی کمزوری کی جڑ ہے، اور اللہ کی نصرت کا وعدہ صبر اور تقوی سے مشروط بیان ہوا ہے نہ کہ محض تعداد و اسباب سے۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 133 تا 140 کا مفہوم اور اختتام

اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف سبقت کرو جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے اور جو پرہیز گاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ متقین وہ ہیں جو خوشی اور تنگی دونوں حالتوں میں خرچ کرتے ہیں، غصے کو پی جانے والے ہیں، لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں، اور اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ اور وہ لوگ کہ جب کوئی بے حیائی کا کام کر بیٹھیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر لیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں، اور اللہ کے سوا کون گناہ بخشتا ہے، اور وہ اپنے کیے پر جانتے بوجھتے اصرار نہیں کرتے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کی جزا ان کے رب کی طرف سے بخشش اور ایسی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ رہیں گے، اور عمل کرنے والوں کا اجر کیا ہی اچھا ہے۔ تم سے پہلے بھی مثالیں گزر چکی ہیں، پس زمین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔ یہ لوگوں کے لیے بیان، ہدایت اور پرہیز گاروں کے لیے نصیحت ہے۔ سست نہ پڑو اور غم نہ کرو، تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو۔ اگر تمہیں زخم لگا ہے تو اس قوم کو بھی ایسا ہی جیسا زخم لگ چکا ہے، یہ دن ہیں جنہیں ہم لوگوں کے درمیان پھیرتے رہتے ہیں، اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ ایمان والوں کو جان لے اور تم میں سے بعض کو شہید بنا لے، اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ اس حصے کے اسباق یہ ہیں کہ امت کی طاقت اتحاد اور دعوت میں ہے، آزمائش نصرت کی راہ میں مستثنیٰ نہیں بلکہ اس کا لازمی مرحلہ ہے، غصہ ضبط کرنا اور معاف کرنا تقویٰ کی عملی علامت ہے اور گناہ کے بعد فوری توبہ مومن کی شان ہے۔ لفظی ترجمے میں خاص طور پر گردش ایام والے محاورے اور متقین کی صفات والے طویل جملوں کو ٹکڑوں میں تقسیم کر کے ترجمہ کریں تو غلطی کا امکان کم ہو جائے گا۔ خلاصہ یہ ہے کہ آیات 101 تا 140 نے اجتماعی ایمان کا مکمل نقشہ پیش کر دیا ہے کہ اعتصام و اتحاد بنیاد ہے، دعوت ذمہ داری ہے، صبر و تقویٰ نصرت کی شرط ہے اور جنت کی سبقت زندگی کا مقصد ہے۔

سوال نمبر 2 (20 نمبر)

سوال: سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 152 تا 192 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔ (20 نمبر)

تعارف

آیت نمبر 152 تا 192 سورۃ آل عمران کا وہ حصہ ہے جس میں غزوہ احد کی تفصیلی تحلیل، شکست کے اسباب کی نشان دہی، منافقین کے رویے کی نقاب کشائی، شہدا کی زندگی کی بشارت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نرم دلی اور مشورے کی تعلیم، خیانت کی ممانعت، ہر نفس کے لیے موت کا قانون، آزمائش کی یقین دہانی، اہل کتاب کے عہد توڑنے کی مذمت اور آخر میں تخلیق پر غور کرنے والے اہل عقل کی دعاؤں پر اس حصے کا پراثر اختتام آتا ہے۔ یہ آیات مسلمانوں کے لیے خود احتسابی کا سب سے بڑا درس ہیں کہ شکست کو تقدیر کا بہانہ بنانے کے بجائے اپنی کوتاہیوں کی اصلاح کی جائے۔ لفظی ترجمے میں فشلتم، تنازعتم، تبرّأ اور اہل عقل کی دعاؤں جیسے مقامات پر سیاق کی گہری توجہ درکار ہے۔ اس جواب میں تقسیم والفاظ کے جدولوں کے بعد آیات 152 تا 165، 166 تا 179 اور 180 تا 192 کا بامحاورہ مفہوم مکمل پیش کیا گیا ہے۔

اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ اور موضوعاتی تقسیم

فشل کا لفظی معنی کمزوری اور ہمت ہارنا ہے، آیت 152 میں اسی کمزوری کو احد کی عارضی پسپائی کا سبب قرار دیا گیا۔ تنازع کا معنی باہمی اختلاف اور کھینچا تانی ہے اور عصیان کا معنی نافرمانی ہے، یہ تینوں الفاظ مل کر اس دن کی لغزش کی پوری تصویر بناتے ہیں۔ غمّا بغم کی ترکیب کا مفہوم غم پر غم ہے، یعنی شکست کا غم اور اس کے نتیجے کی ذمہ داری کا بوجھ ایک ساتھ بیان ہوا۔ مذبذبین کا تعلق اس حصے کی آیات سے براہ راست نہیں تاہم منافقت کے بیان میں تذبذب کا مفہوم ذہن میں رہے کہ منافق دو کشتیوں کا سوار ہوتا ہے۔ شاورہم کا لفظی معنی ان سے مشورہ کرو ہے اور یہ آیت 159 کی سب سے عملی تعلیم ہے کہ فیصلے مشورے سے ہوں اور عزم کے بعد توکل کیا جائے۔ اولوالالباب کا معنی عقل والے، سمجھ کے مالک ہیں جن کی دعائیں اس حصے کا اختتام بنتی ہیں۔ یہ الفاظ ذیل کے جدول میں مرتب ہیں تاکہ لفظی ترجمہ کرتے وقت طالب علم کو ہر کلیدی لفظ کا درست مفہوم فوراً مل جائے۔

جدول 1: آیت 152 تا 192 کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ

عربی لفظ	لفظی اردو معنی	سیاق میں مفہوم

فَشِلْتُمْ	تم نے کمزوری دکھائی، ہمت ہاری	احد میں پسپائی کا پہلا سبب
تَنَازَعْتُمْ	تم نے باہم اختلاف کیا	حکم پر عمل کے معاملے میں کھینچا تانی
غَمًّا بِغَمٍّ	غم پر غم	شکست اور کوتاہی کا دوہرا صدمہ
شَاوِرْهُمْ	ان سے مشورہ کرو	امور میں مشورے کی نبوی تعلیم
تَوَكَّلْ	بھروسا کرو	عزم کے بعد اللہ پر مکمل اعتماد
يَغُلَّ	خیانت کرے	نبی کے لیے خیانت کا ناممکن ہونا اور خیانت کی وعید
اِسْتَكْبَرَ	تکبر کیا، عار سمجھی	اللہ کی عبادت سے منہ موڑنے والوں کی صفت
أُولُوا الْأَلْبَابِ	عقل والے	تخلیق پر غور کر کے دعا کرنے والے اہل فکر

جدول 2: آیت 152 تا 192 کی موضوعاتی تقسیم

آیات	موضوع
152 تا 158	احد کا تجزیہ، لغزش کی معافی، منافقانہ باتوں کی تردید اور شہدا کی بشارت کا آغاز
159 تا 168	نرم دلی و مشورہ، توکل، خیانت کی ممانعت، رسول کی بعثت کا احسان اور منافقین کی حقیقت
169 تا 175	شہدا زندہ ہیں، زخم کے بعد اطاعت کا اجر اور حسبنا اللہ کا واقعہ
176 تا 185	کفر کی مہلت کی حقیقت، بخل، اللہ کو فقیر کہنے کا جرم اور موت کا قانون

آزمائش واذیت پر صبر، عہد کو پیٹھ پیچھے پھینکنا اور اہل عقل کی دعائیں	186تا192

بامحاورہ ترجمہ: آیات152تا168کا مفہوم

اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا تھا جب تم اس کے حکم سے کافروں کو قتل کر رہے تھے، یہاں تک کہ جب تم نے کمزوری دکھائی، معاملے میں آپس میں اختلاف کیا اور حکم کی نافرمانی کی اس کے بعد کہ اللہ نے تمہیں وہ چیز دکھا دی تھی جو تم چاہتے تھے، تم میں سے بعض دنیا چاہتے تھے اور بعض آخرت چاہتے تھے، پھر اللہ نے تمہیں ان سے پھیر دیا تاکہ تمہیں آزمائے، اور بے شک اس نے تمہیں معاف کر دیا کیونکہ اللہ ایمان والوں پر بڑے فضل والا ہے۔ جب تم اوپر چڑھتے جا رہے تھے اور مڑ کر کسی کی طرف نہیں دیکھ رہے تھے حالانکہ رسول تمہیں تمہارے پیچھے سے بلا رہے تھے، تو اللہ نے تمہیں غم پر غم دیا تاکہ جو چیز تمہارے ہاتھ سے نکل گئی اور جو مصیبت تمہیں پہنچی اس پر تم غم نہ کرو، اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔ پھر غم کے بعد اس نے تم پر امن کی صورت میں اونگھ نازل کی جس نے ایک جماعت کو ڈھانپ لیا، اور دوسری جماعت کو اپنی جانوں کی فکر نے گھیر رکھا تھا، وہ اللہ کے بارے میں ناحق جاہلیت جیسے گمان کر رہے تھے، وہ پوچھتے تھے کہ کیا معاملے میں ہمارا بھی کوئی اختیار ہے، فرما دیجئے کہ سارا معاملہ اللہ ہی کے اختیار میں ہے، اگر ہم یہاں ہوتے تب بھی جن کے لیے قتل لکھا جا چکا تھا وہ اپنے قتل گاہوں کی طرف نکل آتے، یہ اس لیے ہوا کہ اللہ تمہارے سینوں کی بات آزمائے اور دلوں کی بات صاف کرے۔ جن لوگوں نے دو جماعتوں کے مقابلے کے دن پیٹھ پھیری انہیں شیطان نے ان کے بعض اعمال کی وجہ سے پھسلا دیا تھا، مگر اللہ نے انہیں معاف کر دیا، اللہ بخشنے والا بردبار ہے۔ ایمان والوں کو تنبیہ ہوئی کہ وہ کافروں جیسی بات نہ کریں جو اپنے بھائیوں کے بارے میں کہتے ہیں، جب وہ زمین میں سفر کریں یا لڑائی میں ہوں، کہ اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ قتل ہوتے، اللہ اسے ان کے دلوں میں حسرت بنا دیتا ہے، زندگی و موت اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اگر تم اللہ کی راہ میں قتل کر دیے جاؤ یا مر جاؤ تو اللہ کی بخشش و رحمت اس سب سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔ اللہ کی رحمت ہی سے آپ ان کے لیے نرم دل ہوئے، اگر آپ سخت مزاج اور سخت دل ہوتے تو یہ لوگ آپ کے اردگرد سے منتشر ہو جاتے، پس انہیں معاف کر دیجئے، ان کے لیے بخشش مانگئے اور معاملات میں ان سے مشورہ کیجئے، پھر جب پختہ ارادہ کر لیں تو اللہ پر بھروسا کیجئے، اللہ بھروسا کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو اس کے بعد کون ہے جو تمہاری مدد کرے، ایمان والوں کو اللہ

ہی پر بھروسا کرنا چاہیے۔ کسی نبی کے لیے ممکن نہیں کہ وہ خیانت کرے، اور جو خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن اپنی خیانت سمیت حاضر ہو گا پھر ہر جان کو اس کی کمائی کا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اللہ کی رضا کی پیروی کرنے والا اس جیسا نہیں ہو سکتا جو اللہ کے غضب کا مستحق ہو کر لوٹا اور جس کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اللہ نے ایمان والوں پر بڑا احسان کیا کہ ان میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیات پڑھتا ہے، انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے، حالانکہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ جب تمہیں ایک مصیبت پہنچی حالانکہ تم اس سے دوگنی مصیبت پہنچا چکے تھے تو تم کہنے لگے یہ کہاں سے آ گئی، فرما دیجئے کہ یہ تمہاری اپنی جانوں کی طرف سے ہے، اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور منافقوں کی حقیقت کھول دی گئی کہ وہ اس دن ایمان کی نسبت کفر سے زیادہ قریب تھے، وہ اپنے منہ سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں، اللہ اسے خوب جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں۔

با محاورہ ترجمہ: آیات 169 تا 185 کا مفہوم

اللہ کی راہ میں قتل ہونے والوں کو ہرگز مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں، اپنے رب کے پاس رزق پاتے ہیں، اللہ نے اپنے فضل سے جو انہیں عطا کیا ہے اس پر خوش ہیں اور اپنے پیچھے رہ جانے والوں کے بارے میں بشارت رکھتے ہیں کہ ان پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ جن لوگوں نے زخم لگنے کے بعد بھی اللہ اور رسول کی پکار کو قبول کیا، ان میں سے نیکی و پرہیز گاری والوں کے لیے بڑا اجر ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن سے لوگوں نے کہا کہ لوگ تمہارے خلاف اکٹھے ہو گئے ہیں پس ان سے ڈرو، تو اس بات نے ان کے ایمان میں اور اضافہ کر دیا اور انہوں نے کہا کہ ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔ پس وہ اللہ کی نعمت و فضل کے ساتھ لوٹے، انہیں کوئی برائی نہیں چھوئی اور انہوں نے اللہ کی رضا کی پیروی کی، اللہ بڑے فضل والا ہے۔ یہ شیطان ہی ہے جو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے، پس تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ ہی سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔ جو لوگ کفر میں تیزی کرتے ہیں وہ آپ کو غمگین نہ کریں، وہ اللہ کو ہرگز کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے، اللہ چاہتا ہے کہ ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہ رکھے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ اللہ ایمان والوں کو اس حال پر نہیں چھوڑے گا جس پر تم ہو جب تک کہ وہ ناپاک کو پاک سے الگ نہ کر دے، اور اللہ تمہیں غیب پر مطلع کرنے والا نہیں مگر وہ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے، پس اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیز گاری اختیار کرو تو تمہارے لیے بڑا اجر ہے۔ جو لوگ اس پر بخل کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے وہ اسے اپنے لیے بہتر نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لیے بدتر ہے، قیامت کے دن جس چیز میں انہوں نے بخل کیا تھا وہی ان کے گلے کا طوق

ہو گی۔ جنہوں نے کہا کہ اللہ محتاج ہے اور ہم غنی ہیں، اللہ نے ان کا یہ قول اور ان کا انبیا کو ناحق قتل کرنا لکھ لیا ہے، اور کہا جائے گا کہ جلانے والا عذاب چکھو، یہ اس کا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور اللہ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔ اگر یہ آپ کو جھٹلائیں تو آپ سے پہلے بھی ان رسولوں کو جھٹلایا گیا جو کھلی دلیلیں، صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے۔ ہر جان موت کا ذائقہ چکھنے والی ہے، قیامت کے دن تمہیں تمہارے اجر پورے دیے جائیں گے، پس جو آگ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہ کامیاب ہو گیا، اور دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کا سامان ہے۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 186 تا 192 کا مفہوم اور اختتام

آخری ذیلی حصے میں فرمایا گیا کہ تمہیں تمہارے مالوں اور جانوں میں ضرور آزمایا جائے گا اور تم ان لوگوں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور مشرکوں سے بہت سی اذیت دینے والی باتیں سنو گے، اور اگر تم صبر کرو اور پرہیز گاری اختیار کرو تو یہ بڑے حوصلے کے کاموں میں سے ہے۔ جب اللہ نے اُن کتاب سے عہد لیا تھا کہ تم اس کتاب کو لوگوں کے لیے ضرور بیان کرو گے اور اسے نہیں چھپاؤ گے، تو انہوں نے اسے اپنی پیٹھ پیچھے پھینک دیا اور اس کے بدلے تھوڑی قیمت لے لی، پس وہ کتنی بری چیز ہے جو وہ خرید رہے ہیں۔ جو لوگ اپنے کرتوتوں پر خوش ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کاموں پر ان کی تعریف کی جائے جو انہوں نے کیے ہی نہیں، انہیں عذاب سے چھوٹا ہوا ہرگز نہ سمجھو، ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ آسمانوں و زمین کی بادشاہی اللہ ہی کی ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ آسمانوں و زمین کی پیدائش اور رات و دن کے اختلاف میں عقل والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں، جو کھڑے، بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر لیٹے ہوئے اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں و زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے رب تو نے یہ سب بے مقصد پیدا نہیں کیا، تو پاک ہے پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔ اے ہمارے رب جسے تو آگ میں داخل کر دے اسے تو نے رسوا کر دیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہو گا۔ اے ہمارے رب ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا جو ایمان کی طرف بلا رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے، اے ہمارے رب ہمارے گناہ بخش دے، ہماری برائیاں ہم سے دور کر دے اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ وفات دے۔ اے ہمارے رب ہمیں وہ عطا کر جس کا تو نے اپنے رسولوں کی معرفت ہم سے وعدہ کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر، بے شک تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ مقررہ حد آیت 192 پر یہیں مکمل ہوتی ہے۔ اس حصے کا خلاصہ یہ ہے کہ ناکامی کی اصل وجہ

تلاش کر کے اصلاح کرنا، شہد اکی قدر کرنا، مشورہ و توکل کو رہنما اصول بنانا اور تخلیق پر غور سے پیدا ہونے والی دعا کو زندگی کا معمول بنانا اس پوری بحث کی روح ہے۔ لفظی ترجمے میں دعاؤں کے طویل جملوں کو الگ الگ ٹکڑوں کی صورت میں سمجھنا اور لکھنا سب سے آسان و محفوظ طریقہ ہے۔

سوال نمبر 3 (20 نمبر)

سوال: سورۃ النساء کی آیت نمبر 01 تا 35 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و با محاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔ (20 نمبر)

تعارف

سورۃ النساء قرآن مجید کی چوتھی سورت ہے، یہ مدنی سورت ہے اور اس کی کل آیات 176 ہیں۔ اس کا نام ہی اس کے مرکزی موضوع کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اس میں عورتوں، یتیموں، وراثت، نکاح اور خاندانی حقوق کے احکام تفصیل سے بیان ہوئے ہیں۔ پہلی 35 آیات میں انسانیت کی وحدت، یتیموں کے مال کی حفاظت، تعددِ ازدواج کی مشروط اجازت و شرائط، مہر کا حق، یتیموں کے مال حوالگی کی شرائط، میراث کے بنیادی حصے، اللہ کی مقرر کردہ حدود کی اہمیت، توبہ کے اصول، بیوی کے ساتھ بھلے طریقے سے رہنے کا حکم، محرم رشتوں کی تفصیل، مال کو باطل طریقے سے کھانے کی ممانعت اور باہمی اختلاف میں خاندانی ثالثی کا حکم شامل ہے۔ یہ آیات مدنی معاشرے کے خاندانی نظام کی بنیاد ہیں۔ اس جواب میں تقسیم و الفاظ کے جدولوں اور میراث کے بنیادی حصوں کے جدول کے بعد آیات 1 تا 12، 13 تا 25 اور 26 تا 35 کا بامحاورہ مفہوم مکمل دیا گیا ہے۔ یہاں دی گئی تشریح خالصتاً علمی مطالعہ ہے، کسی بھی عملی معاملے میں ان احکام کا اطلاق اہل علم و متعلقہ قانونی اداروں کا کام ہے۔

اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ اور موضوعاتی تقسیم

سفیہ کا لفظی معنی کم عقل، ناسمجھ ہے، آیت 5 میں حکم ہے کہ اپنے مال جو اللہ نے تمہارے گزارے کا ذریعہ بنائے ہیں سفیہوں کے حوالے نہ کرو۔ رُشد کا معنی سمجھ داری اور درستی ہے، یتیم میں رشد محسوس ہونے پر ہی اس کا مال حوالے کیا جائے گا۔ کلالہ وہ میت ہے جس کے نہ والد ہو نہ اولاد، اس کی میراث کے حصے آیت 12 میں بیان ہوئے۔ مہر

کو آیت 4 میں صدقات کہا گیا ہے یعنی وہ مال جو صدقِ نیت سے دیا جائے۔ قوّام کا معنی نگران، کفیل اور ذمہ داری اٹھانے والا ہے، آیت 34 میں مرد کو اسی ذمہ داری کے معنی میں قوّام کہا گیا ہے۔ نشوز کا معنی سرکشی اور نافرمانی ہے اور شقاق کا معنی میاں بیوی کے درمیان شدید اختلاف ہے جس کی صورت میں حکم یعنی ثالث مقرر کرنے کا حکم آیت 35 میں ہے۔ معروف یعنی دستور کے مطابق بھلا طریقہ اس پورے حصے میں بار بار آنے والی کلیدی اصطلاح ہے۔ ان الفاظ کے ساتھ وراثت کے بنیادی حصے بھی جدول کی صورت میں دیے گئے ہیں تاکہ طالب علم آیت 11 و 12 کا لفظی ترجمہ کرتے وقت حصوں کو درست ترتیب سے لکھ سکے۔

جدول 1: آیت 1 تا 35 کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ

عربی لفظ	لفظی اردو معنی	سیاق میں مفہوم
سُفَهَاءَ	کم عقل، ناسمجھ	ان کے حوالے مال نہ کرنے کا حکم
رُشْدًا	سمجھ داری، درستی	یتیم کو مال حوالے کرنے کی شرط
كَلَالَة	بے والد و بے اولاد میت	اس صورت میں بہن بھائیوں کے حصے
صَدُقَٰتِهِنَّ	ان کے مہر	خوشی سے مہر ادا کرنے کا حکم
قَوَّٰمُونَ	نگران، ذمہ دار	خرچ و کفالت کی بنیاد پر مرد کی ذمہ داری
نُشُوزَهُنَّ	سرکشی، بے راہ روی	اختلاف کی صورت میں اصلاحی مراحل کا موضوع
شِقَاقَ	شدید اختلاف	دونوں خاندانوں سے ثالث یعنی حکم مقرر کرنا
حَكَمًا	ثالث، فیصلہ کرنے والا	اصلاح چاہیں تو اللہ توفیق دے گا

جدول 2: آیات 11 تا 12 میں بیان بنیادی حصے (خلاصہ جدول)

حصہ	صورت	وارث
بیٹے کو دو بیٹیوں کے برابر	اولاد موجود ہو، عصبات کے اصول کے ساتھ	بیٹا و بیٹی
دو تہائی (3/2) مجموعی	بیٹا نہ ہو	دو سے زائد بیٹیاں
نصف (2/1)	بیٹا نہ ہو	اکیلی بیٹی
چھٹا حصہ (6/1) ہر ایک کو	میت کی اولاد ہو	ماں باپ میں سے ہر ایک
ایک تہائی (3/1)	اولاد نہ ہو اور بہن بھائی بھی نہ ہوں	ماں
نصف (2/1) / چوتھائی (4/1)	بیوی کی اولاد نہ ہو / ہو	شوہر
چوتھائی (4/1) / آٹھواں (8/1)	شوہر کی اولاد نہ ہو / ہو	بیوی

بامحاورہ ترجمہ: آیات 1 تا 12 کا مفہوم

اے لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت سے مرد و عورتیں پھیلا دیے، اور اللہ سے ڈرو جس کے نام سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتہ داریوں کے حق کا بھی خیال رکھو، اللہ تم پر نگران ہے۔ یتیموں کو ان کے مال دے دو، پاکیزہ مال کو خراب مال سے نہ بدلو اور ان کے مال کو اپنے مالوں کے ساتھ ملا کر نہ کھاؤ، یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ اگر تمہیں ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو جو عورتیں تمہیں پسند ہوں ان سے دو دو، تین تین، چار چار سے نکاح کر لو، اور اگر تمہیں ڈر ہو کہ انصاف نہیں کر سکو گے تو ایک ہی کافی ہے یا وہ جو تمہارے قبضے میں ہیں، یہ اس سے قریب تر ہے کہ تم ظلم سے بچ جاؤ۔ عورتوں کو ان کے مہر خوشی کے ساتھ دو، پھر اگر وہ اپنی خوشی سے اس میں سے کچھ تمہیں چھوڑ دیں تو اسے حلال و پاکیزہ سمجھ کر کھاؤ۔ کم عقل لوگوں کو اپنے مال نہ دے دو جنہیں اللہ نے تمہارے گزارے کا ذریعہ بنایا ہے، انہیں ان میں سے کھانا کھلاؤ، کپڑے پہناؤ اور ان سے بھلی بات کہو۔ یتیموں کو آزماتے رہو یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ

جائیں، پھر اگر تم ان میں سمجھ داری پاؤ تو ان کے مال ان کے حوالے کر دو، اور انہیں اس ڈر سے کہ وہ بڑے ہو جائیں گے فضول خرچی اور جلد بازی میں نہ کھاؤ، جو مال دار ہو وہ رک جائے اور جو محتاج ہو وہ دستور کے مطابق کھالے، اور جب ان کے مال ان کے حوالے کرو تو ان پر گواہ بنالو، حساب لینے کے لیے اللہ کافی ہے۔ مردوں کے لیے اس مال میں حصہ ہے جو والدین اور قریبی رشتہ دار چھوڑیں اور عورتوں کے لیے بھی اس میں حصہ ہے جو والدین اور قریبی رشتہ دار چھوڑیں، خواہ مال کم ہو یا زیادہ، یہ مقرر کردہ حصہ ہے۔ تقسیم کے وقت اگر غیر وارث رشتہ دار، یتیم اور مسکین حاضر ہوں تو انہیں بھی اس میں سے کچھ دے دو اور ان سے بھلی بات کہو۔ وہ لوگ اپنے پیچھے کمزور اولاد چھوڑ جانے کا اندیشہ خود محسوس کریں تو انہیں اللہ سے ڈرنا اور سیدھی بات کہنا چاہیے۔ جو لوگ تمہارے کا مال ظلم سے کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور وہ بھڑکتی آگ میں داخل ہوں گے۔ اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے، اگر لڑکیاں دو سے زیادہ ہوں تو ان کے لیے چھوڑے گئے مال کا دو تہائی ہے اور اگر ایک ہی ہو تو اس کے لیے نصف ہے۔ میت کے والدین میں سے ہر ایک کے لیے چھوڑے گئے مال کا چھٹا حصہ ہے اگر میت کی اولاد ہو، اگر اولاد نہ ہو اور والدین ہی اس کے وارث ہوں تو اس کی ماں کے لیے ایک تہائی ہے، اور اگر اس کے بہن بھائی ہوں تو ماں کے لیے چھٹا حصہ ہے، یہ تقسیم وصیت اور قرض کی ادائیگی کے بعد ہو گی۔ شریکِ حیات اور کلالہ کی صورتوں کے حصے، یعنی خاوند و بیوی کے نصف، چوتھائی و آٹھواں حصے اور مادری بہن بھائیوں کے چھٹے و ایک تہائی حصے بھی انہی آیات میں تفصیل سے بیان ہوئے ہیں جن کا خلاصہ اس جواب کے جدول 2 میں دیا گیا ہے۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 13 تا 25 کا مفہوم

یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں، جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اللہ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی حدوں سے تجاوز کرے گا اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔ فحاشی سے متعلق ابتدائی احکام اور توبہ و اصلاح کی صورت میں درگزر کا حکم انہی آیات میں آیا تھا، اس موضوع کی فقہی تفصیلات اور ان کا اطلاق طلبہ فقہ کی کتابوں سے اہل علم کی رہنمائی میں سمجھیں، عام طالب علم کے لیے یہاں اتنا جاننا کافی ہے کہ قرآن نے اصلاح و توبہ کا دروازہ کھلا رکھا۔ اللہ کی قبول کردہ توبہ ان لوگوں کے لیے ہے جو نادانی سے برائی کر بیٹھیں پھر جلد توبہ کر لیں، اللہ انہی کی توبہ قبول کرتا ہے، اور توبہ ان کے لیے نہیں جو برائیاں کرتے رہیں یہاں تک کہ موت آ جائے

اور کہنے لگیں کہ اب میں توبہ کرتا ہوں، اور نہ ان کے لیے جو کفر کی حالت میں مر جائیں۔ عورتوں کے وارث زبردستی بن بیٹھنے اور انہیں دیا ہوا واپس لینے کے لیے تنگ کرنے سے منع کیا گیا، ان کے ساتھ دستور کے مطابق بھلے طریقے سے زندگی گزارنے کا حکم ہوا، اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں تو ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت سی بھلائی رکھ دے۔ ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لانے کی صورت میں دیا ہوا خزانہ بھی واپس لینے سے منع کیا گیا کیونکہ وہ ایک دوسرے سے مل چکے ہیں اور بیویاں تم سے پختہ عہد لے چکی ہیں۔ پھر محرم رشتوں کی مکمل فہرست بیان ہوئی کہ تم پر تمہاری مائیں، بیٹیاں، بہنیں، پھوپھیاں، خالائیں، بھتیجیاں، بھانجیاں، رضاعی مائیں، رضاعی بہنیں، بیویوں کی مائیں، تمہاری پرورش میں رہنے والی سوتیلی بیٹیاں جو تمہاری ان بیویوں سے ہوں جن سے تم مل چکے ہو، صلبی بیٹوں کی بیویاں اور دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا حرام کر دیا گیا ہے، سوائے اس کے جو پہلے گزر چکا، اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ شادی شدہ عورتیں بھی حرام ہیں سوائے ان کے جو تمہارے قبضے میں آئیں، یہ اللہ کا تم پر فریضہ ہے۔ مالی استطاعت نہ رکھنے والوں کے لیے مومن کنیزوں سے نکاح کی اجازت، ان کے اہل کی اجازت سے مہر دینے اور باکردامنی کی شرائط بھی اسی حصے میں بیان ہوئیں اور فرمایا گیا کہ صبر کرنا تمہارے لیے بہتر ہے۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 26 تا 35 کا مفہوم اور اختتام

اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے لیے بات کو واضح کر دے، تمہیں ان لوگوں کے طریقوں کی ہدایت دے جو تم سے پہلے تھے اور تم پر مہربانی فرمائے، اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ اللہ چاہتا ہے کہ تم پر مہربانی فرمائے مگر خواہشات کی پیروی کرنے والے چاہتے ہیں کہ تم بہت دور جھک جاؤ۔ اللہ تم پر تخفیف کرنا چاہتا ہے کیونکہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔ اے ایمان والو اپنے مال آپس میں باطل طریقے سے نہ کھاؤ سوائے اس کے کہ وہ آپس کی رضامندی سے تجارت ہو، اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو، بے شک اللہ تم پر مہربان ہے۔ جو شخص سرکشی و ظلم سے یہ کام کرے گا ہم اسے آگ میں ڈالیں گے اور یہ اللہ پر آسان ہے۔ اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچتے رہو جن سے تمہیں منع کیا جاتا ہے تو ہم تمہاری چھوٹی برائیاں تم سے دور کر دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ میں داخل کریں گے۔ اس کی تمنا نہ کرو جس میں اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، مردوں کے لیے ان کی کمائی سے حصہ ہے اور عورتوں کے لیے ان کی کمائی سے حصہ ہے، اور اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرو، اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ ہر ایک کے لیے ہم نے اس مال کے وارث مقرر کر دیے ہیں جو والدین اور قریبی رشتہ دار چھوڑیں، اور جن سے تمہارے عہد و پیمان بندھے ہوں انہیں ان کا حصہ دے دو، اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔ مرد عورتوں

پر اس وجہ سے ذمہ دار و نگران ہیں کہ اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ وہ اپنا مال خرچ کرتے ہیں، پس نیک عورتیں فرمان بردار ہوتی ہیں اور اللہ کی حفاظت کے ساتھ غائبانہ امور کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں۔ سرکشی کے خوف والی صورت میں نصیحت، پھر علیحدگی اور فقہا کی شرائط و حدود کے ساتھ آخری تدبیر کے درجے اور پھر اطاعت کی صورت میں زیادتی کی راہ تلاش نہ کرنے کا حکم آیا، اس آیت کی فقہی تشریحات میں اہل علم کی مختلف آراء اور سخت شرائط موجود ہیں جنہیں طالب علم فقہ کی مستند کتابوں سے سمجھے، اس گائیڈ کا مقصد صرف آیت کا مفہوم بتانا ہے، عملی اطلاق ہرگز اس گائیڈ سے نہ لیا جائے۔ اگر میاں بیوی کے درمیان شدید اختلاف کا خوف ہو تو مرد کے خاندان سے ایک ثالث اور عورت کے خاندان سے ایک ثالث بھیجو، اگر وہ دونوں اصلاح چاہیں گے تو اللہ ان دونوں کے درمیان موافقت پیدا کر دے گا، اللہ جاننے والا باخبر ہے۔ یہی آیت 35 اس پوری خاندانی بحث کا خوب صورت اختتام ہے کہ مقصد سزا نہیں اصلاح ہے۔ یوں آیات 1 تا 35 نے خاندان کو عدل، امانت اور رحمت کی بنیادوں پر قائم کرنے کا مکمل ابتدائی خاکہ دے دیا ہے۔

سوال نمبر 4 (20 نمبر)

سوال: سورۃ النساء کی آیت نمبر 47 تا 175 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و با محاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔ (20 نمبر)

تعارف اور حد بندی کا ضروری نوٹ

آیت نمبر 47 تا 175 سورۃ النساء کا سب سے طویل مقررہ حصہ ہے، اس میں کل 129 آیات آتی ہیں۔ اتنے بڑے حصے کا مکمل آیت بہ آیت لفظی ترجمہ ایک سوال کے 20 نمبر کے تناسب سے کہیں زیادہ حجم رکھتا ہے، اس لیے اس گائیڈ میں اس حصے کو سات بڑے موضوعاتی حصوں میں تقسیم کر کے ہر حصے کا با محاورہ مفہوم مکمل ترتیب کے ساتھ دیا گیا ہے، اہم الفاظ کی لغت کا جدول دیا گیا ہے اور کسی بھی ذیلی موضوع کو نہیں چھوڑا گیا۔ طالب علم نصابی کتاب سے آیت بہ آیت ترجمہ لکھتے وقت اسی موضوعاتی ترتیب کو رہنما بنائے تو اس کا جواب بھی منظم رہے گا اور کوئی حصہ رہ بھی نہیں جائے گا۔ ان آیات کے بڑے موضوعات یہ ہیں کہ اہل کتاب کو ایمان کی دعوت، شرک کی ناقابل معافی نوعیت، امانتیں ادا کرنے اور عدل سے فیصلہ کرنے کا حکم، اللہ و رسول اور اولی الامر کی اطاعت کا نظام، منافقین کے رویوں کی تفصیلی تحلیل، جہاد و ہجرت کے احکام، خطأً و عمداً

قتل کے احکام، نماز خوف اور سفر کی نماز، عورتوں اور یتیموں کے حقوق کی مزید تفصیل، میاں بیوی کے اختلافات کا حل، انبیا کی وحی کا تسلسل اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں غلو کی تردید۔

اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ اور موضوعاتی تقسیم

امانت کا لفظی معنی وہ چیز جو حفاظت کے لیے سپرد کی جائے، آیت 58 میں حکم ہے کہ امانتیں ان کے اہل کو ادا کرو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل سے فیصلہ کرو۔ اولی الامر سے مراد صاحب اختیار و ذمہ دار لوگ ہیں جن کی اطاعت اللہ و رسول کی اطاعت کے ماتحت رکھی گئی ہے اور اختلاف کی صورت میں معاملہ اللہ و رسول کی طرف لوٹانے کا حکم ہے۔ طاغوت یہاں وہ باطل حاکم و مرجع ہے جس کی طرف منافق فیصلے لے جانا چاہتے تھے۔ کلالہ کی طرح اس حصے میں بھی یتامیٰ، مستضعفین، قسط اور سلطان مبین جملے کی اصطلاحات کو سیاق سے سمجھنا ضروری ہے۔ سلطان مبین کا معنی کھلی دلیل و حجت ہے۔ مہاجر کا معنی اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑنے والا ہے اور قصر نماز کا معنی سفر میں نماز کو مختصر کرنا ہے۔ کتاب موقوتا کا مفہوم یہ ہے کہ نماز مومنوں پر وقت مقررہ کے ساتھ فرض ہے۔ یہ الفاظ مرتب ہو جائیں تو اس طویل حصے کے طویل جملے بھی نسبتاً آسان ہو جاتے ہیں۔

جدول 1: آیت 47 تا 175 کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ

عربی لفظ	لفظی اردو معنی	سیاق میں مفہوم
اَمٰنٰتٍ	امانتیں	امانتیں اہل کو ادا کرو، عدل سے فیصلہ کرو (58)
اُولِي الْاَمْرِ	صاحب اختیار لوگ	اطاعت کا نظام اور تنازع میں رجوع الی اللہ و الرسول (59)
الطَّاغُوتِ	باطل مرجع، سرکش قوت	منافق اس کی طرف فیصلہ لے جانا چاہتے تھے (60)

ان کی خاطر جہاد کی ترغیب(75)	کمزور بنا دیے گئے لوگ	مُسْتَضْعَفِيْنَ
سفر وخوف میں نماز کا قصر(101)	مختصر کرنا	قَصْرٌ
نماز کی پابندی کا اصول(103)	وقت مقرر کے ساتھ فرض	كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا
صلح کرنے والوں کے خلاف اقدام کی ممانعت کی استثنا (91تا90)	کھلی دلیل وحجت	سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا
دین میں غلو کی ممانعت(171)	حد سے بڑھنا	غُلُوٌّ

جدول 2: آیت 47 تا 175 کی موضوعاتی تقسیم (سات بڑے حصے)

موضوع	آیات
اہل کتاب کو دعوت ایمان، شرک کی سنگینی، اہل ایمان کے لیے جنت کی بشارت	47تا57
امانت وعدل، اطاعت کا نظام، منافقوں کا طرز عمل اور رسول کی اطاعت کی فضیلت	58تا70
جہاد وہجرت، مستضعفین، قتل خطا وعمد کے احکام، نماز قصر و نماز خوف	71تا104
خیانت کرنے والوں کی حمایت کی ممانعت، اصلاح وصدقے کی فضیلت، شرک و ایمان کا مقابلہ	105تا126
یتیم عورتوں کا فتویٰ، نشوز کا حل، مکمل عدل کی تلقین اور ایمان پر استقامت	127تا135
منافقین کی وعید، اللہ ورسول میں تفریق کی تردید، اہل کتاب کے مطالبات وانجام	136تا162

وحی کا تسلسل، رسولوں کی بشارتی ذمہ داری، مسیح کے بارے میں غلو کی تردید اور کلالہ کا ابتدائی حکم	163تا175

بامحاورہ مفہوم: آیات47تا70

اے کتاب دیے گئے لوگو اس پر ایمان لاؤ جو ہم نے نازل کیا ہے جو اس کی تصدیق کرنے والا ہے جو تمہارے پاس ہے، اس سے پہلے کہ ہم چہروں کو مٹا کر انہیں پیٹھوں کی طرف پھیر دیں یا ان پر اسی طرح لعنت کریں جیسے سبت والوں پر کی تھی، اللہ کا حکم ہو کر رہتا ہے۔ بے شک اللہ اس کو نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے سوا جو کچھ ہے جس کے لیے چاہتا ہے بخش دیتا ہے، اور جو اللہ کے ساتھ شرک کرے اس نے بڑا گناہ گھڑا۔ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو خود کو پاکیزہ قرار دیتے ہیں، بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے پاکیزہ کرتا ہے اور ان پر دھاگے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ جبت و طاغوت پر ایمان لانے والوں اور کتاب کا ایک حصہ پانے والوں کا ذکر ہوا جو کافروں کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ ایمان والوں سے زیادہ راستے پر ہیں، یہی وہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور اللہ جس پر لعنت کرے اس کا کوئی مددگار نہیں پائیں گے۔ اللہ نے جن لوگوں پر فضل کیا ان پر حسد کرنے والوں کی مذمت ہوئی، اللہ نے آل ابراہیم کو کتاب، حکمت اور بڑی بادشاہی عطا کی تھی۔ جنہوں نے آیات کا انکار کیا انہیں آگ میں ڈالنے اور کھالیں بدل بدل کر عذاب چکھانے کی وعید آئی، اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے انہیں گھنے سایوں والی جنتوں، پاکیزہ ازواج اور ہمیشگی کی بشارت دی گئی۔ امانتوں کو ان کے اہل تک پہنچانے اور عدل سے فیصلہ کرنے کا حکم ہوا، اللہ اس کی بہترین نصیحت کرتا ہے۔ اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو، رسول کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے صاحب اختیار لوگوں کی بھی، پھر اگر کسی چیز میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو، یہ بہتر ہے اور انجام کے اعتبار سے سب سے اچھا ہے۔ منافقوں کا حال بیان ہوا کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی نازل کردہ چیز اور رسول کی طرف آؤ تو وہ منہ موڑ لیتے ہیں اور طاغوت کی طرف فیصلہ لے جانا چاہتے ہیں حالانکہ انہیں اس کے انکار کا حکم دیا گیا تھا۔ رسول اسی لیے بھیجے گئے کہ اللہ کے حکم سے ان کی اطاعت کی جائے، اور فرمایا گیا کہ آپ کے رب کی قسم وہ

اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے باہمی جھگڑوں میں آپ کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں اور پھر اپنے دلوں میں آپ کے فیصلے سے کوئی تنگی نہ پائیں اور پوری طرح تسلیم نہ کر لیں۔ جو اللہ و رسول کی اطاعت کرے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ نے انعام کیا، یعنی انبیا، صدیقین، شہدا اور صالحین، اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

بامحاورہ مفہوم: آیات 71 تا 104

اے ایمان والو اپنی احتیاط کا سامان لے لو پھر جماعتوں کی صورت میں نکلو، اور تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو سستی کرتا ہے، پھر اگر تمہیں مصیبت پہنچے تو کہتا ہے کہ اللہ نے مجھ پر احسان کیا کہ میں ان کے ساتھ حاضر نہیں تھا۔ اللہ کی راہ میں وہ لوگ لڑیں۔ دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے بیچ دیتے ہیں، جو اللہ کی راہ میں لڑے پھر قتل ہو جائے یا غالب آ جائے ہم اسے بڑا اجر دیں گے۔ تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اور ان کمزور مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں اور ہمارے لیے اپنے پاس سے کوئی ولی اور مددگار مقرر فرما۔ ایمان والے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور کافر طاغوت کی راہ میں لڑتے ہیں، پس شیطان کے دوستوں سے لڑو، شیطان کا مکر یقیناً کمزور ہے۔ منافقوں کی دورخی اور موت سے خوف کی کیفیت، اللہ کے فضل پر حسرت اور متاع دنیا کے قلیل ہونے کا ذکر ہوا اور فرمایا کہ تم جہاں کہیں بھی ہو موت تمہیں پالے گی خواہ تم مضبوط قلعوں میں ہی کیوں نہ ہو۔ نیکی اللہ کی طرف سے اور برائی انسان کے اپنے نفس کی طرف سے منسوب ہوئی، رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت قرار پائی، سلام کا جواب اس سے بہتر یا اسی جیسا دینے کا حکم ہوا اور اچھی سفارش کرنے والے کو اس میں سے حصہ ملنے کی بشارت آئی۔ ہجرت نہ کرنے والے منافقوں کے بارے میں دو فریق ہونے کی تنبیہ، صلح کی پیش کش کرنے والوں اور لڑائی سے ہاتھ روک لینے والوں سے لڑنے کی ممانعت اور ان کی استثنائی صورتوں کا بیان بھی اسی حصے میں ہے۔ کسی مومن کو زیب نہیں دیتا کہ وہ کسی مومن کو قتل کرے سوائے غلطی سے، خطاً قتل کی صورت میں ایک مومن غلام آزاد کرنا اور مقتول کے ورثا کو دیت ادا کرنا مقرر ہوا، اسی طرح معاہد قوم کے مقتول اور جنگجو قوم کے مومن مقتول کی صورتیں اور دو مہینے کے مسلسل روزوں کی کفارے والی صورت تفصیل سے آئی، یہ فقہی تفصیلات طلبہ فقہ کی رہنمائی میں پڑھیں۔ جان بوجھ کر مومن کو قتل کرنے والے کی جزا جہنم، اللہ کا غضب و لعنت اور بڑا عذاب بیان ہوا۔ سفر میں نکلتے وقت تحقیق کر لینے اور سلام کرنے والے کو مومن نہیں ہے نہ کہنے کا حکم ہوا۔ بیٹھ رہنے والے بغیر عذر والے اور مال و جان سے جہاد کرنے والے برابر نہیں ہیں، مجاہدین کو بڑے درجات، بخشش و رحمت کی بشارت ملی۔ جن لوگوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا کہ ہجرت نہیں کی، فرشتوں کے سوال پر وہ زمین کی تنگی کا عذر کریں گے تو جواب ملے گا کہ

کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی، ان کا ٹھکانا جہنم ہے، البتہ حقیقی مستضعف مرد، عورتیں اور بچے جو کوئی تدبیر نہیں کر سکتے اور نہ راستہ پاتے ہیں وہ مستثنیٰ ہیں۔ جو اللہ کی راہ میں ہجرت کرے وہ زمین میں بہت جگہ و وسعت پائے گا اور جو اس نیت سے گھر سے نکلے پھر اسے موت آجائے اس کا اجر اللہ کے ذمے ثابت ہو گیا۔ سفر میں نماز قصر کرنے کی اجازت، نماز خوف کی کیفیت یعنی امام کے پیچھے دو گروہوں کا باری باری نماز پڑھنا اور اسلحہ ساتھ رکھنا، نماز کے بعد کھڑے بیٹھے لیٹے اللہ کے ذکر کی تلقین اور نماز کو اوقات مقررہ کے ساتھ فرض قرار دینا اس حصے کا اختتام ہے۔

بامحاورہ مفہوم: آیات 105 تا 135

اللہ نے آپ پر کتاب حق کے ساتھ نازل کی ہے تاکہ آپ لوگوں کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ نے آپ کو دکھایا ہے، اور خیانت کرنے والوں کی طرف سے جھگڑنے والے نہ بنیں، اللہ سے بخشش مانگیں، اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ جو لوگ اپنی جانوں سے خیانت کرتے ہیں ان کی طرف سے جھگڑا نہ کریں، اللہ اس شخص کو پسند نہیں کرتا جو خائن و گناہ گار ہو۔ وہ لوگوں سے چھپتے ہیں اور اللہ سے نہیں چھپتے حالانکہ اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جب وہ رات کو ایسی بات کے مشورے کرتے ہیں جو اسے پسند نہیں۔ دنیا میں ان کی طرف سے جھگڑنے کی گنجائش کا سوال اٹھایا گیا کہ قیامت کے دن اللہ کے سامنے ان کی طرف سے کون جھگڑے گا یا کون ان کا وکیل ہو گا۔ جو برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش مانگے وہ اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔ گناہ کمانے والے، خطا یا گناہ کر کے بے گناہ پر الزام ڈالنے والے اور اللہ کے فضل و رحمت کی برکت سے محفوظ رہنے کی بات کے بعد فرمایا کہ ان کی بیشتر سرگوشیوں میں کوئی بھلائی نہیں سوائے اس شخص کی سرگوشی کے جو صدقے، نیکی یا لوگوں کے درمیان اصلاح کا حکم دے، اور جو یہ کام اللہ کی رضا چاہتے ہوئے کرے ہم اسے بڑا اجر دیں گے۔ رسول کی مخالفت کرنے اور ہدایت واضح ہو جانے کے بعد مومنوں کے راستے کے سوا کسی اور راستے کی پیروی کرنے والے کو اسی طرف پھیر دینے اور جہنم میں ڈالنے کی وعید آئی۔ شرک کی ناقابل مغفرت نوعیت دہرا کر فرمایا گیا کہ شیطان نے اللہ کے بندوں میں سے مقررہ حصہ لینے، جانوروں کے کان چیرنے اور اللہ کی تخلیق بدلنے کی قسم کھائی تھی، اس کی پیروی کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم ہے جس سے بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں ملے گی۔ نہ تمہاری آرزوؤں پر معاملہ ہے نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر، جو برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا۔ جو مرد یا عورت نیک عمل کرے اور وہ مومن ہو وہ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر کھجور کی گٹھلی کے شگاف برابر بھی ظلم نہیں ہو گا۔ دین کے اعتبار سے اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اپنا چہرہ اللہ کے لیے جھکا دے اور وہ نیکوکار ہو اور ابراہیم حنیف کی ملت کی پیروی

کرے، اللہ نے ابراہیم کو اپنا دوست بنایا تھا۔ یتیم عورتوں کے بارے میں فتویٰ دینے، ان کے مقررہ حق ادا نہ کرنے، ان سے نکاح کی رغبت اور یتیموں کے ساتھ انصاف پر قائم رہنے کی تلقین ہوئی، جو بھلائی بھی تم کرو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔ اگر عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے سرکشی یا بے رخی کا خوف ہو تو دونوں کے آپس میں صلح کر لینے میں کوئی گناہ نہیں، صلح بہتر ہے اگرچہ طبیعتوں میں بخل حاضر رہتا ہے، اگر تم احسان کرو اور پرہیز گاری اختیار کرو تو اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔ انصاف کرنے کی پوری کوشش کا حکم اور دولت مندی و محتاجی کی صورت میں بھی عدل پر قائم رہنے کی تاکید آئی۔ اے ایمان والو انصاف پر مضبوطی سے قائم رہنے والے اور اللہ کے لیے گواہی دینے والے بنو خواہ وہ گواہی خود تمہارے، تمہارے والدین یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو، جس کے بارے میں گواہی ہو خواہ وہ مال دار ہو یا محتاج اللہ ان دونوں کا زیادہ حق دار ہے، پس خواہش کی پیروی نہ کرو کہ عدل سے ہٹ جاؤ، اور اگر تم پیچ دار بات کرو گے یا پہلو بچائو گے تو اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

بامحاورہ مفہوم: آیات 136 تا 175 اور اختتام

اے ایمان والو اللہ پر، اس کے رسول پر، اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر نازل کی اور اس کتاب پر جو اس سے پہلے نازل کی تھی، ایمان لاؤ، اور جو اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور آخرت کے دن کا انکار کرے وہ دور کی گمراہی میں جا پڑا۔ جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوئے، پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر کفر میں بڑھتے گئے، اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا اور نہ انہیں راستے کی ہدایت دے گا۔ منافقوں کو دردناک عذاب کی خبر سنا دی گئی جو مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں، کیا وہ ان کے پاس عزت تلاش کرتے ہیں، پس ساری عزت اللہ ہی کے لیے ہے۔ کسی مجلس میں اللہ کی آیات کا انکار و مذاق ہو رہا ہو تو اس میں بیٹھنے کی ممانعت، منافقوں کی انتظار والی کیفیت، اللہ کی طرف سے فتح ہونے پر حصہ داری کا دعویٰ اور کافروں کو نصرت ملنے پر جھوٹی ہمدردی، اللہ کے نام پر دھوکا دینے کی کوشش، نماز میں سستی و ریاکاری اور تذبذب کی کیفیت سب اسی حصے میں کھول کر بیان ہوئے اور انجام جہنم کے سب سے نچلے درجے کی وعید سنایا گیا، سوائے ان کے جو توبہ کریں، اصلاح کر لیں، اللہ کو مضبوط تھامیں اور اپنا دین اللہ کے لیے خالص کر لیں تو وہ مومنوں کے ساتھ ہوں گے اور اللہ مومنوں کو بڑا اجر دے گا۔ اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم شکر گزار بنو اور ایمان لاؤ، اللہ قدر دان اور جاننے والا ہے۔ اللہ بری بات کے بلند آواز سے کہنے کو پسند نہیں کرتا سوائے اس کے جس پر ظلم ہوا ہو۔ اللہ و رسول کے درمیان تفریق کرنے والوں یعنی بعض پر ایمان اور بعض کا انکار کرنے والوں کو حقیقی کافر قرار دے کر رسوا کن عذاب کی وعید آئی، اور جو اللہ اور اس کے تمام رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی میں

فرق نہیں کیا انہیں ان کے اجر دینے کی بشارت ملی۔ اہل کتاب کے آسمان سے کتاب اتارنے کے مطالبے کے جواب میں موسیٰ علیہ السلام سے کیے گئے اس سے بڑے مطالبے، بچھڑا اپنانے اور پھر معافی، کوہ طور اٹھا کر میثاق لینے، سجدے کے ساتھ دروازے میں داخل ہونے اور سبت میں حد سے نہ بڑھنے کے احکام کی خلاف ورزی اور قتل عیسیٰ کے جھوٹے دعوے کی تردید بیان ہوئی کہ نہ انہوں نے عیسیٰ کو قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھایا بلکہ ان کے لیے معاملہ مشتبہ کر دیا گیا اور اللہ نے انہیں اپنی طرف اٹھا لیا۔ یہود کے ظلم کی وجہ سے پاکیزہ چیزوں کی حرمت، اللہ کے راستے سے بہت روکنے، ممانعت کے باوجود سود لینے اور لوگوں کا مال باطل طریقے سے کھانے پر ان میں سے کافروں کے لیے دردناک عذاب کی تیاری کا ذکر آیا، جبکہ ان میں علم میں پختہ لوگوں اور ایمان والوں کو بڑے اجر کی بشارت دی گئی۔ پھر وحی کے تسلسل کا بیان ہے کہ اللہ نے آپ کی طرف اسی طرح وحی کی جس طرح نوح اور ان کے بعد کے انبیا کی طرف کی، ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب، اسباط، عیسیٰ، ایوب، یونس، ہارون اور سلیمان کی طرف وحی کی اور داؤد کو زبور عطا کی، بعض رسولوں کے قصے پہلے بیان ہوئے اور بعض کے نہیں، موسیٰ سے اللہ نے کلام کیا۔ رسول خوش خبری دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجے گئے تاکہ رسولوں کے بعد لوگوں کے لیے اللہ پر کوئی حجت باقی نہ رہے۔ اہل کتاب کو خطاب کر کے فرمایا کہ اے اہل کتاب اپنے دین میں حد سے نہ بڑھو اور اللہ پر حق کے سوا کچھ نہ کہو، مسیح عیسیٰ ابن مریم تو صرف اللہ کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جو اس نے مریم کی طرف ڈالا اور اس کی طرف سے ایک روح ہیں، پس اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور تین نہ کہو، اس سے باز آ جاؤ یہ تمہارے لیے بہتر ہے، اللہ تو صرف ایک ہی معبود ہے وہ اس سے پاک ہے کہ اس کی اولاد ہو۔ مسیح اور مقرب فرشتے اللہ کی بندگی کو عار نہیں سمجھتے۔ اس ذیلی حصے کے آخر میں کلالہ کی اس صورت کا حکم بھی آیا کہ اگر کوئی شخص ہلاک ہو جائے جس کی اولاد نہ ہو اور اس کی ایک بہن ہو تو اس بہن کے لیے اس کے چھوڑے گئے مال کا نصف ہے، مقررہ حد آیت 175 پر ختم ہوتی ہے اور آیت 176 میں کلالہ کی مزید تفصیل اگلے سوال کا موضوع ہے۔ یوں یہ طویل حصہ ایمان، عدل، ہجرت و نماز اور توحید کے تحفظ کا جامع نظام پیش کرتا ہے، طالب علم اس موضوعاتی نقشے کے مطابق آیت بہ آیت ترجمہ لکھے تو اس کا جواب جامع بھی ہو گا اور مربوط بھی۔

سوال نمبر 5 (20 نمبر)

سوال: سورۃ النساء کی آیت نمبر 176 تا 200 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔ (20 نمبر)

ضروری شفافیت نوٹ: اس سوال کی طبع شدہ حد کی تصحیح

اس جواب کا آغاز ایک امانت دارانہ وضاحت سے کرنا ضروری ہے۔ پرچے میں یہ سوال اس طرح چھپا ہے کہ سورۃ النساء کی آیت نمبر 176 تا 200 کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔ حالانکہ سورۃ النساء قرآن مجید کی چوتھی سورت ہے اور اس کی کل آیات کی تعداد 176 ہے، یعنی یہ سورت آیت نمبر 176 پر ہی ختم ہو جاتی ہے۔ اس لیے اس سورت میں آیت نمبر 177، 178 یا 200 تک کوئی آیات موجود ہی نہیں ہیں جن کا ترجمہ کیا جا سکے۔ ممکن ہے کہ پرچہ بناتے وقت کسی اور سورت کی حد، مثال کے طور پر سورۃ آل عمران جس کی کل آیات 200 ہیں، کی طرز پر غلطی سے یہ اعداد درج ہو گئے ہوں، مگر یہ قیاس ہے، اس لیے اس گائیڈ میں اسے یقینی وجہ کے طور پر نہیں لکھا گیا۔ دیانت داری کا تقاضا یہ ہے کہ جو آیات موجود ہی نہیں ان کا ترجمہ گھڑنے کے بجائے طالب علم اصل موجود آیت، یعنی آیت نمبر 176، کا مکمل لفظی و بامحاورہ ترجمہ اعلیٰ معیار سے لکھے اور پرچے کی اس حد بندی کو اپنے جواب کے آغاز میں ایک سطر میں شائستگی سے نوٹ کر دے اور چاہے تو اپنے نگران استاد سے اس کی تصدیق بھی کر لے۔ اس جواب میں اسی اصول پر عمل کیا گیا ہے: نیچے آیت 176 کا مکمل مفہوم، اس کے اہم الفاظ کی لغت، کلالہ کے مسئلے کی وضاحت، آیات 12 سے اس کا تعلق اور حصوں کا جدول دیا گیا ہے، اور کوئی غیر موجود آیت یا اس کا ترجمہ ہرگز شامل نہیں کیا گیا۔

تعارف: آیت 176، سورت کی آخری آیت اور اس کا مقام

آیت نمبر 176 سورۃ النساء کی آخری آیت ہے اور یہ کلالہ کی میراث کے بارے میں نازل ہونے والی آیات میں سے ہے۔ اس سورت کا آغاز بھی یتیموں، رشتہ داروں اور میراث کے احکام سے ہوا تھا اور اختتام بھی میراث کے ایک اہم اور پیچیدہ مسئلے کی وضاحت پر ہو رہا ہے، یہ ربط اس سورت کے خاندانی و معاشرتی نظام کے موضوع کو مکمل کر دیتا ہے۔ اس آیت کا آغاز لفظ یستفتونک سے ہوتا ہے جس کا لفظی معنی ہے وہ آپ سے فتویٰ، یعنی شرعی حکم، پوچھتے ہیں۔ جواب اللہ تعالیٰ نے خود عطا فرمایا کہ کہہ دیجئے اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔ کلالہ سے مراد فقہا کی مشہور تعریف کے مطابق وہ میت ہے جس کے نہ والد زندہ ہوں جو وارث بنیں اور نہ اولاد، ایسی صورت میں بہن بھائیوں کی میراث کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ قرآن مجید نے یہی مسئلہ اس سورت کی آیت 12 میں مختصر بیان کیا تھا، اور اس آخری آیت میں اس کی مزید تفصیل و وضاحت

فرمادی گئی، اس لیے اس آیت کو سمجھنے کے لیے آیت 12 کو ساتھ رکھنا لازمی ہے۔ اس جواب میں پہلے الفاظ کا جدول، پھر حصوں کا جدول، پھر آیت کا مکمل بامحاورہ مفہوم اور آخر میں اس مسئلے کے اصول واحتیاطیں بیان کی گئی ہیں۔ یہ تشریح خالصتاً علمی مطالعہ ہے، کسی عملی وراثتی معاملے کا فیصلہ اہل علم اور متعلقہ قانونی اداروں سے کروایا جائے۔

اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ

یستفتونک کا مادہ فتویٰ سے ہے، یعنی کسی دینی مسئلے کا حکم دریافت کرنا۔ یہاں لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کلالہ کی میراث کا حکم پوچھ رہے تھے۔ یفتیکم کا معنی وہ تمہیں فتویٰ دیتا ہے، یعنی حکم بیان کرتا ہے، اور اس نسبت کا اللہ کی طرف ہونا اس آیت کی عظمت کو واضح کرتا ہے کہ تشریح کا اصل سرچشمہ اللہ کا کلام ہے۔ امرؤ کا معنی آدمی، شخص ہے اور ھلک کا معنی ہلاک ہو جانا، یعنی انتقال کر جانا ہے۔ لیس لہ ولد کا معنی جس کی کوئی اولاد نہ ہو۔ شان کا معنی ہے تہائی ہے اور حظ الانثیین کا معنی دو عورتوں کا حصہ ہے جو بہن بھائیوں کے ملے جلے حصوں کی بنیادی نسبت بیان کرتا ہے۔ یبین اللہ لکم کا معنی اللہ تمہارے لیے واضح بیان کرتا ہے اور اس کے ساتھ ان تضلوا کی ترکیب آئی ہے کہ کہیں تم گمراہ، یعنی غلطی کا شکار، نہ ہو جاؤ، اس سے پتا چلتا ہے کہ میراث کے احکام میں وضاحت کا مقصد لوگوں کو غلط تقسیم سے بچانا ہے۔ واللہ بکل شیء علیم جملہ اس آیت کا اختتام ہے کہ اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے، اسی لیے اس کے مقرر کردہ حصے ہی عدل کی بنیاد ہیں۔

جدول 1: آیت 176 کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ

عربی لفظ	لفظی اردو معنی	سیاق میں مفہوم
يَسْتَفْتُونَكَ	وہ آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں	کلالہ کی میراث کا شرعی حکم دریافت کرنا
يُفْتِيكُمْ	وہ تمہیں حکم بیان کرتا ہے	اللہ خود کلالہ کا حکم بیان فرماتا ہے
الْكَلَالَةِ	کلالہ	وہ میت جس کے نہ والد ہوں نہ اولاد
هَلَكَ	انتقال کر گیا	امرؤ ان ھلک سے مراد میت ہونا ہے

بھائی کا حصہ دو بہنوں کے برابر	دو عورتوں کا حصہ	حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ
دو یا زائد بہنوں کا مجموعی حصہ	دو تہائی	الثُّلُثَانِ
غلطی سے بچانے کے لیے وضاحت	اللہ تمہارے لیے بیان کرتا ہے	يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ
آیت کا اختتامی جملہ، حصوں کے عدل کی بنیاد	ہر چیز کو خوب جاننے والا	بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

جدول 2: آیت 176 میں بیان کلالہ کے حصے (خلاصہ)

حصہ (آیت کے مطابق)	وارث	صورت
نصف (1/2) ترکہ	اکیلی بہن	میت کی اولاد نہ ہو، ایک بہن ہو
بہن کے پورے ترکہ کا وارث (عصبہ کے اصول سے)	بھائی	میت بہن ہو اور اس کی اولاد نہ ہو
دو تہائی (2/3)	دو بہنیں مجموعی طور پر	دو بہنیں ہوں
مرد کے لیے دو عورتوں کے حصے کے برابر	بھائی و بہنیں	بہن بھائی ملے جلے وارث ہوں

بامحاورہ ترجمہ: آیت 176 کا مکمل مفہوم

لوگ آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں، کہہ دیجئے کہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص انتقال کر جائے جس کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کی ایک بہن ہو تو اس بہن کے لیے اس کے چھوڑے ہوئے مال کا نصف ہے۔ اور مرد اپنی بہن کا وارث ہو گا اگر اس بہن کی کوئی اولاد نہ ہو۔ اگر بہنیں دو ہوں تو ان دونوں کے لیے میت کے چھوڑے ہوئے مال کا دو تہائی ہے۔ اور اگر وارث کئی بہن بھائی ہوں، مرد بھی اور عورتیں بھی، تو مرد کے لیے دو عورتوں کے حصے کے برابر حصہ ہے۔ اللہ تمہارے لیے اس لیے واضح

بیان کرتا ہے کہ تم غلطی میں نہ پڑ جاؤ، اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ اس آیت کے مفہوم کو کھول کر سمجھیں تو چار الگ صورتیں سامنے آتی ہیں۔ پہلی صورت یہ ہے کہ میت مرد یا عورت ہو، اس کی اولاد نہ ہو اور کلالہ کی شرط پائی جائے اور وارث کے طور پر صرف ایک حقیقی بہن ہو تو وہ کل ترکہ کا نصف پائے گی۔ دوسری صورت اس کا الٹ ہے کہ میت بہن ہو اور اس کا بھائی وارث ہو تو بھائی اس کے ترکہ کا وارث بنے گا، فقہا یہاں عصبہ کے اصول کی تفصیل بیان کرتے ہیں۔ تیسری صورت میں دو بہنیں ہوں تو وہ مل کر دو تہائی پائیں گی۔ چوتھی اور آخری صورت میں جب بھائی بہن اکٹھے وارث ہوں تو تقسیم اس اصول پر ہو گی کہ لڑکے یعنی بھائی کو دو لڑکیوں یعنی دو بہنوں کے حصے کے برابر دیا جائے گا، یہ وہی نسبت ہے جو اولاد کی میراث میں آیت 11 میں بیان ہوئی تھی، یوں قرآن نے بہن بھائیوں کی اس صورت میں بھی اسی عدل والی نسبت کو برقرار رکھا۔ یہاں یہ نوٹ کرنا بھی ضروری ہے کہ کلالہ کی مکمل فقہی بحث میں والد کی موجودگی وعدم موجودگی، دادا، مادری بہن بھائیوں اور دوسرے وارثوں کے اجتماع جیسی تفصیلات آتی ہیں جو اس ایک آیت کے ترجمے سے آگے کا علم ہے، اس لیے طالب علم ترجمے میں صرف آیت کا بیان کردہ حکم لکھے اور اپنے تئیں صورتیں نہ بڑھائے۔

آیت 12 اور آیت 176 کا تعلق اور مسئلے کے اصول

کلالہ کا ذکر اس سورت میں دو جگہ آیا ہے اور دونوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ آیت 12 میں کلالہ کی صورت میں مادری بہن بھائیوں، یعنی ماں کی طرف سے بہن بھائیوں، کے حصے بیان ہوئے تھے کہ ایک ہو تو چھٹا حصہ اور زیادہ ہوں تو ایک تہائی میں سب شریک ہوں گے اور اس میں مرد و عورت برابر ہوں گے۔ اس کے برعکس آیت 176 میں والدینی اور حقیقی بہن بھائیوں کے حصے بیان ہوئے ہیں جن میں نصف، دو تہائی اور مرد کے لیے دو عورتوں کے برابر والی نسبت آئی ہے۔ یہی فرق اس مسئلے کی سب سے بڑی الجھن کو دور کرتا ہے کہ ہر کلالہ آیت ایک ہی قسم کے بہن بھائیوں کے بارے میں نہیں ہے۔ مفسرین و فقہا نے اس تقسیم کی بڑی تفصیل بیان کی ہے، طالب علم کے لیے اس مرحلے پر اتنا یاد رکھنا کافی ہے کہ آیت 12 کا تعلق اخیافی بہن بھائیوں سے اور آیت 176 کا تعلق عینی و علاتی بہن بھائیوں سے سمجھا جاتا ہے، اس نکتے کی تصدیق وہ اپنی نصابی کتاب سے ضرور کر لے۔ اس مسئلے کے اصولوں میں پہلا اصول یہ ہے کہ میراث کے حصے اللہ کے مقرر کردہ ہیں، انسانی رائے سے ان میں تبدیلی نہیں کی جا سکتی۔ دوسرا اصول یہ ہے کہ قرض کی ادائیگی اور جائز وصیت کا نفاذ حصوں کی تقسیم سے پہلے ہوتا ہے جیسا کہ اس سورت کی ابتدائی آیات میں صراحت آ چکی ہے۔ تیسرا اصول یہ ہے کہ شبہ کی صورت میں اہل علم سے رجوع کیا جائے، کیونکہ خود اس آیت کا سبب ہی لوگوں کا حکم پوچھنا تھا اور اللہ نے وضاحت اس لیے فرمائی کہ غلطی نہ ہو۔ چوتھا اصول یہ ہے کہ کسی

وارث کو اس کے مقررہ حصے سے محروم کرنا اسی ظلم کے زمرے میں آتا ہے جس کی مذمت اس سورت کے آغاز میں یتیموں اور عورتوں کے مال کے بارے میں آئی تھی، اس لیے اس آیت کو سورت کے آغاز کے ساتھ ملا کر پڑھنا سب سے بہتر طریقہ ہے۔

اختتام اور طالب علم کے لیے عملی ہدایت

خلاصہ یہ ہے کہ اس سوال کی طبع شدہ حد 176 تا 200 میں صرف آیت 176 ہی موجود ہے کیونکہ سورۃ النساء کی کل آیات 176 ہیں، اور اس گائیڈ میں اسی ایک آیت کا مکمل لفظی و بامحاورہ ترجمہ، الفاظ کی لغت، حصوں کا جدول اور آیت 12 سے اس کا تعلق بیان کر دیا گیا ہے اور غیر موجود آیات کا کوئی ترجمہ گھڑا نہیں گیا۔ یہ آیت سورت کا خوب صورت اختتام ہے کہ لوگوں نے حکم پوچھا، اللہ نے رحمت سے خود حکم بیان فرمایا، بہن کے حصے، دو بہنوں کے دو تہائی اور بہن بھائیوں کی مشترکہ صورت میں دو عورتوں کے برابر مرد کے حصے کی وضاحت فرمائی، اور بیان کا مقصد غلطی سے بچانا قرار دے کر اپنے ہر چیز کے علم پر بات ختم فرمائی۔ طالب علم کے لیے عملی ہدایت یہ ہے کہ وہ اپنے جواب کی پہلی سطر میں اس حد بندی کا مختصر نوٹ لکھے، پھر آیت 176 کا ترجمہ مکمل لکھے، پھر دل چاہے تو آیت 12 سے موازنے کا ایک مختصر پیرا شامل کر دے۔ اس انداز سے اس کا جواب دیانت، علم اور ترتیب تینوں اعتبار سے استاد کے لیے قابل قدر ہو گا۔ یہ بھی یاد رہے کہ وراثت کے عملی معاملات میں اس گائیڈ کو فیصلے کی بنیاد نہ بنایا جائے، اس کے لیے مستند اہل علم اور متعلقہ قانونی فورم ہی درست مرجع ہیں۔